بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

ربیع الاوّل کا مہینہ اور اس مہینے کی بارھویں تاریخ اپنے دامن میں ایک ایسے واقعے کی یاد لیے آتی ہے
ں نے دُنیا کی کایا پلٹ کر رکھدی، تاریخ کے دھارے کا رُخ موڑ دیا، جس نے کائنات کے خاکے میں نیا
نگ بھرا، کارگاہِ ہستی کو نئے معنی عطا کیے اور جس نے زندگی کی قدریں بدل دیں، انسانیت کے
م کردہ راہ قافلے کو راہ و منزل کا پتا بتایا۔

یہی مہینہ اور یہی تاریخ ہے جس میں ربّ العٰلمین نے رحمۃً للعٰلمین کو پیکرِ خاکی بخشا، خاکدانِ عالم
ں تیرہ و تار فضا کو منوّر کرنے کے لیے "قمرِ منیر" کو پیدا کیا۔ اس واقعے کو چودہ سو برس گزر گئے لیکن
ں کی یاد آج بھی دلوں میں اسی طرح تازہ ہے جیسے یہ ابھی کل کا واقعہ ہو۔ حق یہ ہے کہ نبیِ رحمتؐ کی
یدائش ایک ایسا واقعہ ہے جس کے ڈانڈے ایک طرف اَزل سے تو دُوسری طرف اَبد سے ملے ہوئے ہیں
ں کا ذکر اس کی پیدائش سے پہلے بھی ہوتا رہا اور اس کی موت کے بعد بھی ہوتا رہا۔ وقت کے ساتھ
ں میں کمی آنے کی بجائے اضافہ ہوتا گیا، تا آنکہ آج پوری دُنیا اُسؐ کے ذکر کے زمزمے سے گونج رہی ہے
رجب تک یہ دُنیا باقی ہے اس کے ذکر کا غلغلہ یوں ہی بلند ہوتا رہے گا، خود ربّ السمٰوٰت والارض نے
ورَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" کہہ کر جس کی شان بڑھائی ہو اور "مقامِ محمود" پر فائز کرنے کا مژدہ سنایا
،اس کے ذکر و مدحت میں ایک جہان — نہیں بلکہ دونوں جہان کے لوگ رطبُ اللّسان ہوں تو جائے

ما انتما باقوی منی ولا انا اغنٰی عنکما من الاجر ۔

کہ نہ تم مجھ سے طاقتور ہو اور نہ یہ بات ہے کہ تمہیں مجھ سے زیادہ اجر و ثواب کی ضرورت ہے۔ چرخِ پیر نے بھی یہ منظر کاہے کو دیکھا ہو گا کہ لشکر کا سپہ سالار، اُمّت کا سردار، اور مجاہدین کا محبوب قائد ناقہ کی نکیل ہاتھ میں لئے پیدل چل رہا ہے اور ایک سپاہی اونٹنی پر سوار ہے۔

یہی وہ اسوۂ حسنہ ہے جس نے سب کے دلوں کو موہ لیا، یہی وُہ اخلاق کریمانہ تھے جنہوں نے سب کو حضورؐ کی محبّت کا اسیر بنالیا۔ یہی وہ سیرت کا بلند معیار تھا جس نے عرب جیسی وحشی درندہ صفت اور درشت قوم کو کاروانِ انسانیت کا امام بنادیا۔ اس معلم اخلاق کی تربیت سے وہ اُمّت تیار ہوئی جس کے بارے میں خالقِ دوجہاں نے فرمایا:

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس ۔